جناب رشید احمد صاحب بھٹی (ایم۔ اے۔ پی۔ آئی۔ ایس)

قسط نمبر ۲ آخری

نزولِ قرآن کی غرض و غایت

قرآن اپنے الہی کتاب ہونے کے دعوے پر دوسری دلیل یوں پیش کرتا ہے:

"ھدًی للمتقین"

کہ یہ پرہیزگاروں کے لئے ہدایت ہے۔

اور یہی اس لاجواب کتاب کے نزول کی غرض و غایت ہے کہ متقی لوگ اس سے ہدایت اور راہنمائی حاصل کریں کیونکہ ایسے لوگوں کے لئے اس میں ہدایت کا وافر سامان موجود ہے۔

اس دعوے کی دوسری دلیل کی تائید میں آگے چل کر یوں فرمایا ہے:

"ان ھذا القران یھدی للتی ھی اقوم" (بنی اسرائیل: ۱۰)

کہ بیشک یہ کتاب دین کا ایسا راستہ دکھاتی ہے جو نہایت سیدھا ہے۔"

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن کا موضوع ہے۔ "انسان" اور انسان کی فلاح و بہبودی قرآن کے نزول کی غرض و غایت ہے۔ قرآن اپنے مخاطبین کو اقوامِ گذشتہ کے حالات اور واقعات سنا کر ان کے نتائج و عواقب پر غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔ اس موضوع پر قرآن حکیم کے اندر بہت سی آیات آئی ہیں مگر اس مختصر مضمون میں صرف ذیل کی چند آیات پیش کی جاتی ہیں جو عبرت انگیزی اور موعظت پذیری کا مرقع ہیں:

۱۔ "افلم یسیروا فی الارض فینظروا کیف کان عاقبۃ الذین من قبلھم" (یوسف: ۱۰۹)

پھر وہ زمین میں گھوم پھر کر کیوں نہیں دیکھتے کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوا جو ان سے پہلے تھے!

۲ - "قل سیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المجرمین" (النمل: ۶۹)

آپ فرما دیجئے کہ تم زمین پر چل پھر کر دیکھو کہ مجرموں کا انجام کیا ہوا؟

۳ - "فانظر کیف کان عاقبۃ المفسدین" (الاعراف: ۱۰۳)

سو دیکھ لو، مفسدوں کا انجام کیا ہوا؟

۴ - "فانظر کیف کان عاقبۃ المنذرین" (یونس: ۷۳) یعنی دیکھیئے ڈرائے گئے لوگوں کا انجام کیا ہوا!

۵ - "اولم یسیروا فی الارض فینظروا کیف کان عاقبۃ الذین کانوا من قبلھم ط کانوا اشد منھم قوۃ واٰثارا فی الارض فاخذھم اللہ بذنوبھم ط وما کان لھم من اللہ من واق ہ" (المؤمن: ۲۱)

کیا انہوں نے زمین میں چل پھر کر نہیں دیکھا کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوا جو ان سے پہلے ہو گذرے ہیں۔ وہ قوت میں اور زمین میں اپنی یادگاروں کے اعتبار سے ان سے بڑھ کر تھے، لیکن اللہ نے ان کے گناہوں کی پاداش میں جب انہیں پکڑا تو اللہ کے سوا انکو بچانے والا کوئی نہ تھا۔

۶ - "ولقد اتوا علی القریۃ التی امطرت مطر السوء ط افلم یکونوا یرونھا ج بل کانوا لا یرجون نشورا ہ"

اور یہ اس بستی سے بھی گذرے ہیں جس پر بری طرح پتھر برسائے گئے، سو کیا یہ لوگ اسے دیکھتے نہیں رہتے؟ بلکہ یہ لوگ (مرکر) زندہ ہونے کی امید ہی نہ رکھتے تھے!

۷ - "واستکبر ھو وجنودہ فی الارض بغیر الحق وظنوا انھم الینا لا یرجعون ہ فاخذنٰہ وجنودہ فنبذنٰھم فی الیم ج فانظر کیف کان عاقبۃ الظالمین ہ" (القصص)

اور اس (فرعون) نے اور اس کے لشکروں نے ملک میں ناحق تکبر کیا اور وہ یہ سمجھے کہ ہماری طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ تو ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو پکڑ کر دریا میں پھینک دیا، سو دیکھ لیجئے، ظالموں کا انجام کیا ہوا؟

۸ - "فکاین من قریۃ اھلکنٰھا وھی ظالمۃ فھی خاویۃ علی عروشھا وبئر معطلۃ وقصر مشید ہ افلم یسیروا فی الارض فتکون لھم قلوب یعقلون بھا او اذان یسمعون بھا ج فانھا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور ہ" (الحج: ۴۵: ۴۶)

سو کتنی بستیاں ہم نے ہلاک کر دیں اور وہ ظالم تھیں ۔ اب وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں اور کتنے کنوئیں بے کار پڑے ہیں اور کتنے پکے محل کھنڈرات میں تبدیل ہو چکے ہیں، کیا پھر وہ زمین میں چلے پھرے نہیں ؟ (اگر وہ چل پھر کر دیکھتے) تو ان کے دل ایسے ہو جاتے جن سے وہ سمجھتے یا کان ایسے ہو جاتے کہ ان سے وہ (احکام کی باتیں) سنتے پس اصل یہ ہے کہ آنکھیں تو اندھی نہیں ہوتیں ، البتہ دل جو سینے میں ہیں، اندھے ہو جاتے ہیں۔"

۹۔ "الم یأتہم نبأ الذین من قبلہم قوم نوح وعاد وثمود ۵ۙ وقوم ابراھیم واصحاب مدین والمؤتفکٰت ط اتتہم رسلہم بالبینٰت ج فما کان اللہ لیظلمہم ولٰکن کانوا انفسہم یظلمون ۵ (التوبۃ : ۷۰)

کیا انہیں ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو ان سے پہلے ہو گذرے ہیں ؟ (مثلاً) قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود، قوم ابراہیم، اصحاب مدین اور وہ بستیاں جو کہ الٹ دی گئی تھیں ۔ ان کے پاس ان کے رسول آئے احکام لے کر ۔ سو اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا بلکہ وہ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے ۔

۱۰۔" الم تر کیف فعل ربک بعاد ۵ۙ ارم ذات العماد ۵ۙ التی لم یخلق مثلہا فی البلاد ۵ۙ وثمود الذین جابوا الصخر بالواد ۵ۙ وفرعون ذی الاوتاد ۵ۙ الذین طغوا فی البلاد ۵ۙ فاکثروا فیہا الفساد ۵ۙ فصب علیہم ربک سوط العذاب ۵ج ان ربک لبالمرصاد ۵ (الفجر: ۶ تا ۱۴)

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے عاد کے ساتھ کیا معاملہ کیا ؟ (اور) ارم[1] کے ساتھ جو ستونوں والے تھے کہ ان جیسا شہروں میں پیدا نہیں کیا گیا ، اور ثمود کے ساتھ جنہوں نے وادی میں پتھروں کو تراشا تھا اور فرعون میخوں[2] والے کے ساتھ ، وہ لوگ جنہوں نے ملک میں سرکشی کی ۔ پھر انہوں نے بہت فساد پھیلایا ۔ پھر تیرے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا . . . !"

---

[1] ارم قوم عاد ہی کا ایک قبیلہ تھا ۔

[2] لشکر کے گھوڑوں کی نعلوں میں سونے کی میخیں لگوا تا تھا ۔

پس یہ کتاب کہ جس نے قریش کے کاہنوں، نصاریٰ کے راہبوں اور یہود کے فریسیوں کے طلسم کو توڑ کر رکھ دیا، جس نے نبیٔ امّی (فداہ ابی وامی) صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے عربوں جیسی جاہل، اجڈ اور کندۂ ناتراش قوم کو یگانۂ روزگار اور تمام اقوامِ عالم کی راہبر اور راہنما بنا دیا، اس کی غرض و غایت یہی ہے کہ انسان ماضی کے آئینے کو سامنے رکھ کر اپنے حال و مستقبل کی اصلاح کرے اور باغی قوموں کی روش کو ترک کر کے اس سرتاپا ہدایت کو مشعلِ راہ بنائے۔

واللہ الموفق!

نقش قرآں تا دریں عالم نشست
نقش ہائے کاہن و پاپا شکست
فاش گویم آنچہ در دل مضمر است
ایں کتابی نیست چیزے دیگر است

اقبالؒ